Good
Your contents relevant But u need few improvements
Work on paper presentation
Increase length
Add more headings
Enough references
Make references prominent

13

حصہ دوم

جواب سوال نمبر ۲

اسلام میں توحید کا نظریہ اور انسانی زندگی میں اس کی اہمیت و ضرورت پر وضاحت:

تعارف:

اسلام میں توحید کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ اسلام کی ابتداء حضرت آدمؑ سے شروع اور یہ دین حضرت محمدؐ کی نبوت پر آکر مکمل ہوا۔ تمام انبیاء کی بنیادی تعلیم توحید ہی پر مشتمل تھی۔ عقیدہ توحید کی اہمیت انسانی زندگی میں بہت زیادہ ہے کیونکہ عقیدہ توحید ایک ایسی طاقت ہے جو انسان کو خوددار بناتا ہے۔ انسان کے اندر بیداری کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ انسان کو توحید پر یقین کرنے سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ اللہ نے انسان کو اشرف مخلوق بنایا ہے۔ اس لیے انسان ہر کسی کے سامنے جھکنے کی بجائے اپنی فرور یات کا تقاضا اللہ تعالیٰ سے کرتا ہے۔ اسی طرح انسان زندگی میں اس کی اہمیت اس وقت اور زیادہ ہو جاتی ہے جب عقیدہ توحید کی وجہ سے لوگوں کے درمیان اخوت، مساوات اور رواداری کے جذبات کو فروغ ملتا ہے۔ لہذا انسانی زندگی میں عقیدہ توحید کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔

توحید کے لغوی معنی:

توحید کے لغوی معنی واحد، ایک اور یکتا ماننے کے ہیں۔

CamScanner

اصطلاحی معنی :

توحید کے اصطلاحی معنی سے مراد یہ
ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ وہی کائنات
کا مالک و خالق ہے۔ جزا اور سزا کا اختیار صرف اللہ کو ہے۔
اور اللہ ہی عبادت کے لائق ہیں

اسلام میں توحید کا نظریہ :

اگر اسلام کی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا
ہے کہ اسلام کی ابتدا حضرت آدمؑ سے ہوتی ہے اور اس کی
کے مکمل ہونے کا تصور حضرت محمدؐ کی نبوت سے ملتا ہے۔
کیونکہ اللہ تعالیٰ سورۃ عمران میں ارشاد فرماتے ہیں کہ۔

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت
لکم الاسلام دینا

ترجمہ
آج ہم نے تمہارا دین تمہارے لیے مکمل کر دیا۔ تم پر اپنی
نعمت تمام کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند فرمایا

(القرآن)

ان سب کی تعلیمات کا بنیادی مرکز توحید
ہی تھا۔ اسلام کی بنیادی رکن ہے توحید ہے۔ اللہ تعالیٰ
قرآن مجید کی سورۃ اخلاص میں ارشاد فرماتا ہے۔

قل ھو اللہ احد

ترجمہ: کہہ دو کہ اللہ ایک ہے وہ بلند ہے کہ وہ کسی کی
اولاد ہے اور نہ اس کی کوئی اولاد ہے۔ وہ واحد اور بلند ہے
(سورۃ اخلاص)

اسلام اس بات پر زور دیتا ہے کہ توحید کا اقرار صرف
زبان سے نہ کیا جائے بلکہ توحید کا اقرار عمل اور عقائد

CamScanner

Very congested

سے بھی کیا جائے ۔

اللہ تعالیٰ کو صفات میں بھی یکتا جانا
جائے ۔ اللہ تعالیٰ کی صفات یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ
واحد ہیں ۔ خالق و مالک ہیں ۔ عبادت کے لائق صرف
وہی ہیں ۔ رحمان ہیں ۔ رحیم ہیں ۔ ازل سے ہیں اور ابد
تک رہیں گے ۔ اللہ تعالیٰ کو نہ نیند آتی اور نہ اونگھ
اللہ تعالیٰ کی ذات جلیل بھی ہے اور عادل بھی
اللہ کی صفات اتنی زیادہ ہیں کہ ان کو شمار میں کرنا
مشکل ہی نہیں ناممکن بھی ہے ۔ انسان تو صفات کا
شمار کرتے کرتے تھک سکتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ صفات
بھی ختم نہیں ہو سکتی ہیں ۔ لہٰذا جس طرح اللہ تعالیٰ
کو ذات میں واحد و یکتا جانا جاتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ
کا یہ بھی حق ہے ان کو صفات میں بھی یکتا جانا جائے ۔
جو صفات اللہ تعالیٰ کی ہیں وہ صفات کسی اور چیز
یا انسان کی پاس نہیں ہیں ۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ اپنی مرضی
سے کسی انسان کو بخش دے تو وہ اس کی کرم نوازی ہے ۔
اللہ تعالیٰ اپنے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ ۔

وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا ۔ (سورۃ آل عمران)

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ اپنی صفت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے
ہیں کہ

نہ اسے نیند آتی ہے اور نہ اونگھ

(القرآن)

غرض کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات اور صفات ہر چیز میں یکتا
ہیں ۔ اللہ کی ذات جیسا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے اور نہ

ہوگا۔ لہٰذا توحید اسلام میں ایک دروازے کی مانند ہے اسلام میں داخل ہونے سے پہلے انسان کو توحید کا اقرار کرنا ہوگا۔ توحید کا منکر کبھی بھی مسلمان نہیں ہو سکتا۔

انسانی زندگی میں توحید کی اہمیت

انسانی زندگی میں توحید کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ ہر نبی نے آ کر لوگوں کو توحید کی دعوت دی اور ان کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ ہی ساری کائنات کے خالق و مالک ہیں۔ جن لوگوں نے توحید کا اقرار کیا اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو دنیا اور آخرت دونوں میں کامیاب کیا اور جن لوگوں نے توحید کا انکار کیا وہ فرعون کی طرح دنیا اور آخرت دونوں میں ہلاک ہو گئے۔ توحید کے انسانی زندگی پر بہت ہی گہرے اثرات مرتب کرتا ہے اس کے کچھ اہم اثرات مندرجہ ذیل میں بیان کیا جا رہا ہے

شجاعت و بہادری کا جذبہ پروان چڑھتا ہے

توحید پر یقین رکھنے والا شخص نڈر ہو جاتا ہے وہ کسی بھی چیز سے نہیں ڈرتا ہے۔ کیونکہ اس کو یقین ہوتا ہے کہ

"وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا"

(القرآن)

اور اللہ تعالیٰ ہی اس کی مدد کر سکتے ہیں۔ اگر ساری دنیا بھی نقصان اسے پہنچانا چاہے تو اس وقت تک نہیں پہنچا سکتی کہ جب تک اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہوگا۔ اس لیے جب انسان

اس حقیقت کو پالینے کے بعد وہ بہادر اور دلیر بن جاتا ہے۔ یہ توحید کا جذبہ تھا کہ جب جنگ بدر اور غزوہ احد میں مسلمانوں نے کم تعداد کے باوجود کفار کو شکست دی اور فتح سے ہمکنار ہوگئے

2 **انسان میں غرور کا خاتمہ اور تقوی پیدا ہوتا ہے۔**

توحید کی وجہ سے انسان میں غرور کا خاتمہ ہوتا ہے جب انسان کو معلوم ہوتا ہے کہ

"بے شک ہر انسان نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے"

كل نفس ذائقة الموت

(القرآن)

اور اللہ تعالیٰ کی ذات تو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی اور اللہ ہی جزا و سزا کے مالک ہیں تو انسان میں غرور کا خاتمہ ہوتا ہے اور تقوی کا جذبہ عروج پاتا ہے۔

3 **عظمت انسانیت اور خودداری**

توحید کی وجہ سے انسان میں خودداری پیدا ہوتی ہے کیونکہ انسان کو علم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی سب انسانوں اور سارے جہانوں کو پالنے والے ہیں اس لیے انسان لوگوں اور باقی اشیاء کے سامنے جھکنے کی بجائے صرف اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکتا ہے اور اپنی ضروریات کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتا ہے۔ اس کی وجہ سے انسان میں خودداری پیدا ہوتی ہے۔

عقیدہ توحید انسان کو صابر بنا دیتا ہے۔

عقیدہ توحید پر یقین رکھنے والا شخص صابر ہوتا ہے وہ ہر مشکل کا مقابلہ بڑی بہادری اور جوان مردی سے کرتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ۔

ان اللہ مع الصبرین

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (القرآن)

اس لیے انسان ہر مشکل کا مقابلہ اس یقین کے ساتھ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی مدد کریں گے اور وہ ضرور اس مشکل سے باہر نکل آئے گا۔

عقیدہ توحید پر یقین رکھنے والا شخص ہمیشہ پر امید رہتا ہے

عقیدہ توحید پر یقین رکھنے والا شخص کبھی بھی مایوس نہیں ہوتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ساری کائنات کے خالق و مالک ہیں۔ کائنات کے تمام وسائل کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی صرف اس کی مدد کر سکتے ہیں اس لیے ہر مشکل وقت میں وہ ہمیشہ پر امید رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید لگائے رکھتا ہے کہ ایک دن اس کی تمام مشکلات ضرور ختم ہوں گی۔

مساوات: معاشرے میں مساوات کو فروغ ملتا ہے۔

توحید پر یقین رکھنے والا شخص مساوات پر یقین رکھتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ سب انسان اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے۔ لہذا کوئی بھی انسان کسی عہدے، رنگ، نسل یا زبان کے فرق کی وجہ ممتاز نہیں ہے بلکہ سب انسان برابر ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"ساری مخلوق اللہ کا کنبہ ہے"

(الحدیث)

رواداری کو فروغ ملتا ہے۔

عقیدہ توحید کی وجہ سے رواداری کو فروغ ملتا ہے۔ جب انسان کو معلوم ہوتا ہے کہ مختلف مذاہب میں بھی عقیدہ توحید کا تصور موجود ہے اور سب انسان اللہ تعالیٰ ہی کی مخلوق ہیں اور سب انسان برابر ہیں تو اس سے سب انسانوں کے درمیان رواداری کو فروغ ملتا ہے۔

توحید: رہنمائے عقل:

عقیدہ توحید انسان کو سوچنا میں مجبور کرتا ہے کہ اس کائنات کا مالک صرف ایک ذات ہے اور وہ ذات اللہ تعالیٰ ہے۔ کیونکہ جب انسان مظاہر فطرت پر غور کرتا ہے تو اس کو اس بات پر یقین ہو جاتا ہے کہ کوئی تو ہے جو اس نظام کائنات کو چلا رہا ہے۔ اس سے وہ اس بات کا یہ نتیجہ نکالتا ہے کہ ساری کائنات کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

Conclusion

جواب سوال نمبر 5

اسلام میں انتہا پسندی بطور چیلنج اور امت مسلمہ کو درپیش مسائل

تعارف:

انتہا پسندی اسلام کیلئے بہت بڑا مسئلہ ہے چاہیے وہ دین اسلام کے ماننے والے ہوں یا غیر مذاہب کے ماننے والے ہوں کیونکہ دین اسلام ایک معتدل دین ہے۔ اس میں کسی بھی بات پر کسی بھی قسم کی انتہا پسندی کی تعلیم نہیں دی گئی۔ غیر مذاہب کے ماننے والے جب اسلام پر تنقید کرتے ہیں تو وہ اسلام کا مطالعہ نہیں کرتے اور سنی سنائی باتوں کی وجہ سے اسلام پر تنقید کرنے لگتے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ مسلمان بھائی جو خود دین کی تعلیم سے مکمل طور پر آگاہ نہیں وہ بھی انتہا پسندی کا شکار ہوجاتے جس کی وجہ سے اسلام کا صحیح پیغام ان لوگوں تک نہیں پہنچ پاتا جو غیر مسلم ہوتے ہیں یا اسلام کا مطالعہ کرنا چاہتے ہیں۔ امت مسلمہ کو عصر حاضر میں بہت سے مسائل کا سامنا ہے۔ جن میں غربت، بے روزگاری، کمزور دفاع شامل ہے اس کے ساتھ ساتھ کمزور معیشت، تعلیم کی کمی، ٹیکنالوجی کی کمی بھی شامل ہیں۔ اسلامی ممالک قدرتی وسائل کی دولت سے مالامال ہیں مگر ان کا صحیح استعمال نہ کرنا بھی ایک مسئلہ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ آبادی کی کمی اور کمزور ایمان بھی امت مسلمہ کے سب سے بڑے مسائل اگر ان مسائل پر قابو کرلیا جائے تو امت مسلمہ آج بھی اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کرسکتی ہے۔

اسلام میں انتہا پسندی بطور چیلنج

اسلام میں انتہا پسندی سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ چاہے وہ انتہا پسندی کسی بھی شکل میں ہو۔ عصر حاضر میں اسلام کیلئے سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ اس کی ایک شکل دہشت گردی ہے۔ عصر حاضر میں دہشت گرد اپنے ناپاک عزائم حاصل کرنے کیلئے غریب اور معصوم لوگوں کی جانیں لے رہے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے کہ

Make it prominent

جس نے کسی انسان کا قتل بدلہ لینے یا فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا تو اس نے پوری انسانیت کا قتل کیا اور جس نے کسی ایک انسان کی جان بچائی تو اس نے پوری انسانیت کی جان بچائی۔

(القرآن)

لہذا یہ دہشت گرد جو کہ مختلف گروہ اور ممالک سے تعلق رکھتے ہیں لیکن مغربی میڈیا ان دہشت گردوں کو اسلام کا پیروکار بنا کر پیش کر رہا ہے جس کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں اسلام کی محبت اور اس کی اصل تصویر نہیں رہ سکتی

انتہا پسندی کی اور شکل یہ ہے کہ جو آج کل مغرب میں آزادی رائے کی شکل مختلف مذاہب خصوصاً اسلام کا مذاق اڑایا جا رہا ہے۔ جس میں ہالینڈ، سویڈن اور دیگر ممالک جہاں اسلام دشمن حکمران اسلام کی توہین کرتے دکھائی دیتے ہیں انتہا پسندی کی یہ سب مشکلیں اسلام کیلئے ایک بہت بڑا مسئلہ ہیں۔ اگر ان مسلمان اس مشکل کو حل کرنا چاہتے ہیں تو وہ اتحاد اور جذبہ ایمانی کے ساتھ حل کر ختم کر سکتے ہیں

امت مسلمہ کو درپیش مسائل -

امت مسلمہ آج کل کئی مسائل سے دوچار جن تعلیم کی کمی، غربت، بے روزگاری، خوراک کی قلت، قحط، کمزور دفاع وغیرہ شامل ہیں۔ اگر سب مسلمان مل کر ایک ہو جائیں اور تعلیم حاصل کر لیں تو وہ باقی کئی مسائل کو بھی آسانی سے حل کر سکتے ہیں۔

امت مسلمہ کو درج ذیل مسائل درپیش ہیں۔

(i) تعلیم کی کمی -

امت مسلمہ کو سب سے بڑا مسئلہ تعلیم کی کمی ہے۔ آج کل کا نوجوان مسلم تعلیم پر توجہ نہیں دیتے جس کی وجہ سے وہ باقی مسائل سے بھی دوچار ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں کہ

اقرا باسم ربک الذی خلق

پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے انسان کو پیدا فرمایا۔
(القرآن)

ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

تعلیم ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔

(ii) کمزور دفاع -

امت مسلمہ کو دوسرا سب سے بڑا مسئلہ کمزور دفاع کا ہے۔ آج کل مسلمان ممالک کمزور افواج رکھتے ہیں صرف پاکستان اسلامی دنیا کا واحد ایٹمی طاقت ہے۔ کمزور دفاع کی وجہ سے مسلمانوں کو کئی مسائل درپیش ہیں۔ اگر آج بھی مسلمان حضور اکرم ﷺ کی جنگی حکمت عملی کا مطالعہ کریں اور تعلیم حاصل کریں تو وہ اس مسئلہ سے نکل سکتے ہیں۔

③ دہشت گردی:

امت مسلمہ کو تیسرا سب سے بڑا مسئلہ دہشت گردی ہے۔ یہ مسلمان ممالک بدقسمتی سے دہشت گردی کا شکار ہے حالانکہ یہ دہشت گرد اسلام کا نام لے کر مسلمانوں پر ہی ظلم کر رہے ہیں۔ جبکہ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ

لا اکراہ فی الدین

ترجمہ "دین میں کوئی جبر نہیں"۔
(القرآن)

④ کمزور معیشت:

امت مسلمہ کا چوتھا سب سے بڑا مسئلہ کمزور معیشت ہے۔ آج کل یہ مسلم ممالک قدرتی وسائل کی دولت سے مالا مال ہیں لیکن پھر بھی آج وہ معیشت کیلئے غیر مسلموں کی طرف دیکھتے ہیں کیونکہ ہم نے اسلامی معاشی اصول کو چھوڑ کر غیر مسلموں کے اصول اپنا لیے ہیں۔

⑤ بے روزگاری:

بے روزگاری بھی امت مسلمہ کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ تعلیم کی کمی اور سکل نہ ہونے کی وجہ سے مسلمان کوئی باعزت روزگار حاصل نہیں کر سکتے۔ جس کی وجہ سے بے روزگاری جیسے مسائل کا سامنا ہے۔

⑥ بنیادی حقوق کی خلاف ورزی:

امت مسلمہ کو سب سے بڑا مسئلہ بنیادی حقوق کی خلاف ورزی درپیش ہے۔ یہ مسلم ممالک میں بنیادی حقوق عورتوں، بچوں اور اقلیتوں کی نہیں دیے جاتے جس سے باقی کئی مسائل بھی جنم لیتے ہیں۔

امتِ مسلمہ کو درپیش مسائل کا حل۔

امتِ مسلمہ اگر ان تجاویز پر عمل کر لے تو مسلمان اپنے کھوئے ہوئے مقام کو واپس حاصل کر سکتے ہیں۔

1. تعلیم کو موجودہ دور کے معیار کے مطابق ہر نوجوان اور بچے کو مفت دی جائے۔
2. مسلمانوں کو آپس میں اتحاد و اتفاق کو قائم کرنا چاہیے اور کسی بھی قسم کی سازش کو ناکام بنانا چاہیے۔ تاکہ دشمن اسلام کبھی بھی کسی بھی مسلمان کی طرف میلی آنکھ سے نہ دیکھ سکیں۔
3. دفاع کو مضبوط بنایا جائے۔ افواج کو جدید اسلحہ فراہم کیا جائے اور آپس میں تعاون کی مختلف معاہدے کی جائیں تاکہ ہر ملک ایک دوسرے کا ساتھ دے۔
4. معاشیات کے اصولوں کو اسلام کے طرز پر دوبارہ قائم کی جائے تاکہ غربت کا خاتمہ ہو اور معیشت دوبارہ ترقی کر سکے۔
5. تمام عورتوں، اقلیتوں کو معاشی، معاشرتی برابر حقوق دیے جائیں اور ان پر کسی بھی طرح کا ظلم روا نہ رکھا جائے۔

حاصلِ بحث

اگرچہ آج امتِ مسلمہ کو بہت سے مسائل درپیش ہیں اور اسلام کو بھی انتہا پسندی جیسے چیلنج کا خطرہ درپیش ہے لیکن حکمتِ عملی اور

مخالف تجاویز پر عمل کرکے ہم ان مسائل کو فوری طور پر حل کرسکتے ہیں۔ اور امت مسلمہ اپنا کھویا مقام دوبارہ حاصل کرسکتی۔

جواب سوال نمبر 8 (ا)

اسلام میں عورت کے حقوق۔

تعارف

اسلام نے عورتوں کو حقوق آج سے چودہ سو سال پہلے سے دے دیے تھے۔ اسلام میں عورتوں کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ چاہیے عورت ماں، بیٹی، بہن یا بیوی کی شکل میں ہو۔ اسلام میں عورت کو مرد کے برابر درجہ دیا گیا ہے۔ جہاں عورت پر کچھ ذمہ داریاں عائد کی ہیں وہاں ~~بہت~~ عورتوں کو بہت سے حقوق سے نوازا ہے۔ اسلام میں عورتوں کو عزت اور وقار کا حاصل ہے اس کے ساتھ ساتھ زندہ رہنے کا حق، وراثت کا حق، نمائندگی کا حق، تجارت کا حق، حسن سلوک کا بھی حق حاصل ہے۔ اس کے ساتھ اسلام میں عورت کو شادی کرنے کا بھی حق ہے۔ غرض یہ اسلام میں عورت کو ہر طرح کے حقوق سے نوازا گیا ہے۔ اگر مسلمان عورتوں کو ان کے حقوق دینا شروع کر دیں تو مسلم معاشرہ ترقی، امن اور سکون کی ایک علامت ہوگا جو کہ آج سے چودہ سو سال پہلے سمجھا جاتا تھا۔

اسلام میں عورت کے حقوق اور مقام

تعلیم کا حق:

اسلام میں عورت کو تعلیم کا حق حاصل ہے۔
اسلام میں مرد کے ساتھ ساتھ عورت کو بھی بالبرابر طور پر
تعلیم کا حق حاصل ہے۔ حضور اکرم ؐ کا ارشاد مبارک ہے۔

"تعلیم ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے"

وراثت کا حق

اللہ تعالیٰ نے عورت کو نہ صرف تعلیم کے
حق سے نوازا بلکہ عورت کو وراثت کا حق بھی دیا۔
اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سورۃ النساء کی آیات
میں بتا دیا ہے کہ عورت کو ان کی وراثت میں
حاصل ہے۔ عورت کو ایک بہن کو ایک جبکہ بھائی
کو دو حصے دیے گئے ہیں۔ اسی طرح بیوی، ماں کو بھی حق
سے نوازا گیا ہے۔

حسن سلوک کا حق:

اسلام میں عورتوں کے ساتھ حسن
سلوک کی تاکید کی گئی ہے۔ عورت کو اسلام میں عزت کی
نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ چاہے وہ ماں، بہن، بیٹی، بیوی
یا کوئی نامحرم ہو۔ اسلام میں عورت کو ہر طرح سے عزت
عطا کی گئی ہے۔

حضور اکرم ؐ کا ارشاد مبارک ہے۔

"حسن سلوک کی سب سے حقدار تمہاری ماں ہے۔"

ووٹ کا حق:

اسلام میں عورت کو ووٹ کا حق بھی حاصل ہے۔ حضرت عثمان غنیؓ کو جب بطور حکمران منتخب کرنا تھا تو پھر گھر جا کر عورتوں سے بھی ان کی رائے لی گئی۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عورت کو ووٹ کا حق حاصل ہے۔

تجارت کا حق:

عورت کو اسلام میں تجارت کا حق بھی حاصل ہے۔ حضرت خدیجہ رضی جو کہ سب سے پہلے اسلام میں داخل ہوئیں وہ بھی تجارت کرتی تھیں۔ اسلام میں عورتوں کو تجارت کا حق حاصل ہے۔

ملازمت کا حق:

اسلام میں عورت کو باپردہ ہو کر ملازمت کرنے کا حق بھی حاصل ہے آج کل کچھ مسلمانوں کا خیال ہے کہ عورتیں ملازمت نہیں کر سکتیں اور نہ ہی وہ گھر سے باہر نکل سکتیں۔ یہ بالکل غلط ہے۔ اسلام میں عورتوں کو باپردہ ہو کر نکلنے کی اجازت دی گئی ہے تا کہ وہ اپنی ضروریات کو پوری کر سکیں۔

زندگی کا حق:

اسلام سے قبل عورت کو ذلت کا نشان سمجھا جاتا تھا اور ان کو زندہ درگور کیا جاتا تھا۔ یہ اسلام ہے جس نے عورت کو زندگی بخشی اور عزت بھی عطا کی۔

حاصل بحث:

درج بالا بحث سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ خیال بالکل غلط ہے کہ اسلام میں عورتوں کی آواز کو دبایا جاتا ہے۔ بلکہ یہ اسلام ہی ہے جس نے سب سے پہلے عورتوں کو حقوق دیے۔ لہٰذا عورتوں کو زندگی کا حق، ووٹ کا حق، تعلیم کا حق اور دیگر کئی حقوق حاصل ہیں۔ اگر آج بھی مسلمان عورتوں کو ان کے جائز حقوق دیں تو وہ آج بھی مسلمان دنیا میں صف اول میں کھڑے ہو سکتے ہیں۔

جواب سوال نمبر 8 (ج)

اسلام میں اقلیتوں کے حقوق۔

تعارف:

اسلام میں اقلیتوں کو بھی کئی حقوق سے نوازا گیا ہے۔ بلکہ اقلیتوں کو کئی مقامات پر کچھ فرائض سے استثناء قرار دیا ہے جیسا کہ جنگ کہ اگر مسلمان پر جنگ واجب ہو تو وہ جنگ میں جائیں تو شامل ہوں ان پر جہاد فرض نہیں ہے۔ اس طرح ان کو مختلف حقوق جیسے کہ تعلیم کا حق، زندگی کا حق، بیت المال کا حق وغیرہ شامل ہیں اسلام نے جو اقلیتوں کو حقوق عطا کیے ہیں وہ باقی

کسی بھی مذاہب نے عطا نہیں کیے ہیں

اسلام میں غیر مسلموں کے حقوق۔

① زندگی کا حق:

اسلام اقلیتوں کو زندگی کا حق عطا کرتا ہے
کسی اقلیت کے قتل کی سزا ایسی ہی جیسے کہ کسی
مسلمان کے قتل کی سزا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کے دور میں
ایک شخص نے کسی ذمی کو قتل کیا تو آپ ﷺ نے اس
شخص کو قتل کی سزا سنائی۔

② تعلیم کا حق:

اسلام میں اقلیتوں کو تعلیم حاصل
کرنے کا حق بھی عطا کیا گیا ہے۔ ان کو تعلیم کا حق
مسلمان کے برابر دیا گیا ہے۔

③ بیت المال میں سے وظیفہ کا حق:

اسلام میں اقلیتوں کو بیت المال
سے وظیفہ کا حق بھی حاصل ہے۔ حضرت عمرؓ
نے جب ایک عمر رسیدہ ذمی کو دیکھا تو اس کا وظیفہ
مقرر کر دیا۔

④ عزت کا حق:

اسلام میں اقلیتوں کو عزت کا حق
بھی حاصل ہے۔ اسلام میں ان کے گھر بغیر اجازت
داخل ہونے سے منع کیا ہے جیسے کہ مسلمانوں کے گھر میں

ووٹ کا حق:

اسلام میں غیر مسلم مسلموں کو ووٹ کا حق بھی حاصل ہے۔ اقلیتیں افراد مسلمانوں کے ساتھ مل کر اپنے حکمران کا انتخاب کر سکتے ہیں۔

جہاد سے استثناء کا حق:

اسلام میں اقلیتوں سے ان کی حفاظت کیلئے جزیہ لیا جاتا ہے اس لیے جہاد کے وقت ان کو جہاد سے استثناء کا حق حاصل ہے۔

نمائندگی کا حق:

اسلام میں اقلیتوں کو نمائندگی کا حق بھی حاصل۔ اقلیتوں کو اسلام مختلف قسم کی وزارتیں وغیرہ سونپی جا سکتی ہے۔

حاصل بحث:

اسلام نے اقلیتوں کو ہر طرح کے وہ حقوق عطا کئے ہیں جس سے وہ کسی بھی اسلامی ریاست میں رہ کر اپنی مرضی کی زندگی گزار سکتے ہیں۔ اسلام اقلیتوں کو ان کی ترقی کرنے سے نہیں روکتا۔ ان کو ہر وہ حقوق عطا کرتا جس سے وہ اپنی زندگی خوشحالی اور امن کے ساتھ گزار سکیں۔

CamScanner